حضرت محبوب الٰہی

اور

ڈاکٹر محمد اقبال

از

جاوید اقبال مظہری

بی اے، ایل ایل بی

مظہری پبلی کیشنز کراچی

فون ۵۸۴۰۹۹۳

حقوق طباعت بحق میاں محمد مظہر مسعود مسعودی، میاں محمد طاہر مسعودی صاحبان محفوظ ہیں

۱۔	نام کتاب :۔	حضرت محبوب الٰہی اور ڈاکٹر محمد اقبال
۲۔	مصنف :۔	جاوید اقبال مظہری
۳۔	کمپوزنگ :۔	جیلانی پرنٹ اینڈ پرنٹرز
۴۔	اشاعت :۔	اول
۵۔	ناشر :۔	مظہری پبلی کیشنز
۶۔	طباعت :۔	۱۴۲۴ھ ۲۰۰۳ء
۷۔	تعداد :۔	ایک ہزار
۸۔	ہدیہ :۔	۱۲ روپیہ

ملنے کے پتے

۱۔ ... ناظم آباد، کراچی۔ فون ۶۶۱۴۷۴۷ـ۶۶۱۳۹۷۳

۲۔ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، ضیاء منزل (شفیع بلڈنگ) ... قاسم روڈ، ... کراچی۔
فون ۲۲۱۲۹۰۳ـ۲۶۳۳۸۱۹

۳۔ مکتبہ رضویہ، آرام باغ، کراچی۔ فون ۲۱۶۴۶۴

۴۔ ... پشاور شہر۔ فون ۲۵۰۰۴۳

۵۔ مظہری پبلی کیشنز ... کراچی۔
فون ۵۸۴۰۷۶۵

Marfat.com

انتساب

سلطان المشائخ حضرت شیخ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی علیہ الرحمہ کے نام جو محبوب رب العالمین ہیں اور محبوب رحمۃ للعالمین ہیں جن کے پردادا مرشد خواجہ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین چشتی غریب نواز ہیں جن کے دادا مرشد قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی ہیں جن کے مرشد برحق شیخ شیوخ العالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہیں جن سے دور حاضر تک سلسلہ چشتیہ میں اولیاء کو خلافت سے سرفراز کیا گیا اور خوب نوازا گیا۔

خاک پائے محبوب الٰہی

جاوید اقبال مظہری

نقشبندی مجددی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علامہ محمد اقبال سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"اگر محبوب کبریا سے محبت کرتے ہیں تو پھر آپ کی متابعت میں

ثابت قدم ہو جائیں اللہ ان کو اپنا محبوب بنا لے گا" (آل عمران:۳۱)

اقبال اس آیت کریمہ کا منظوم ترجمہ کرتے ہوئے کہتے ہیں:

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

اقبال کی نگاہوں میں ساری کائنات ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرہون منت سمجھتے ہیں۔

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب
گنبد آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب
عالم آب و خاک میں تیرے ظہور سے فروغ
ذرۂ ریگ کو دیا تو نے طلوع آفتاب

اقبال اس حقیقت سے آگاہ تھے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضری نمازی نماز ہے اگر نمازی کا خیال حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے لبریز ہے اور اس کے پیش نظر انہی کا جلوۂ زیبا ہے تو وہ نماز واقعی نماز ہوئی۔ چنانچہ اس حقیقت کا اظہار اس طرح کرتے ہیں:

شوق ترا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب میرا سجود بھی حجاب

Marfat.com

اقبال مومن کی کل متاع پونجی عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعبیر کرتے ہیں۔ کائنات کی ساری حسن و دولت عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ عاشق صادق کی اگر کوئی جائے پناہ ہے تو وہ صرف اور صرف دامن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے چنانچہ وہ کہتے ہیں۔

ہر کہ عشق مصطفیٰ سامان اوست
بحر و بر در گوشۂ دامان اوست

یہ اقبال کا کمال درجے کا عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ وہ ... کرتے ہیں کہ یا اللہ!

"اگر میرا حساب کتاب لینا ناگزیر ہو تو براہ کرم تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے میرا حساب نہ لینا کیونکہ اقبال شرمندگی ..."

اقبال اس انتہائے عشق کا اظہار اس طرح کرتے ہیں۔

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر
روز محشر عذر ہائے من پذیر
گر تو می بینی حسابم ناگزیر
از نگاہ مصطفیٰ پنہاں بگیر

اس میں شک نہیں کہ اقبال سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے ان کا یہ شعر اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

در دل مسلم مقام مصطفیٰ است
آبروئے ما ز نام مصطفیٰ است

Marfat.com

لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ اقبال کا ظاہر باطن کے مطابق نہ تھا۔ جو علماء کے یقین پر یشان کن ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ فقراء کے اس گروہ سے تعلق رکھتے تھے جو خلاف شرع امور کے مرتکب ہو کر خود کو ہدف ملامت بناتے ہیں اور اس طرح اپنے نفس کی اصلاح کرتے ہیں۔ ان کا مقصد شریعت کی خلاف ورزی ہرگز نہیں ہوتی۔

اقبال عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل حضرات اہل اللہ سے بے پناہ عقیدت رکھتے تھے اور ان سے کمال درجہ کا عشق کرتے تھے۔ انہوں نے بکثرت اہل اللہ کی شان میں اشعار کہے ہیں ان میں حضرت بایزید بسطامی، حضرت جنید بغدادی، حضرت شہاب الدین سہروردی، حضرت داتا گنج بخش، حضرت امام غزالی، حضرت غوث الاعظم، حضرت مولانا جلال الدین رومی، حضرت مولانا عبدالرحمن جامی، حضرت بابا فرید الدین گنج شکر، حضرت بو علی شاہ قلندر اور حضرت مجدد الف ثانی رحمہم اللہ تعالیٰ قابل ذکر ہیں۔

اقبال کے کلام سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ حضرات اہل اللہ سے تصوف کے اسرار سے متاثر ہیں۔ اقبال حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے مزار پر حاضر ہوئے اور کسب فیض کئے۔ چنانچہ بال جبریل میں فرماتے ہیں۔

حاضر ہوا میں شیخ مجدد کی لحد پر
وہ خاک کہ ہے زیر فلک مطلع انوار
اس خاک کے ذروں سے ہیں شرمندہ ستارے
اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحب اسرار

سلطان المشائخ حضرت شیخ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی علیہ الرحمہ سے بھی اقبال کی عقیدت و محبت قابل دید ہے۔ حضرت محبوب الٰہی واقعی محبوب الٰہی ہیں اور

Marfat.com

کے دربار میں حاضر ہوتے ہیں وہ ان کا محبوب ہو جاتا ہے اقبال نے خوب کہا کہ

نہاں ہے تیری محبت میں رنگ محبوبی
بڑی ہے شان، بڑا احترام ہے تیرا

وہ ذات والا جن کے پیر و مرشد برحق حضرت بابا فرید الدین گنج شکر ہوں جن کے دادا مرشد حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی ہوں جن کے پردادا مرشد حضرت خواجہ خواجگان معین الدین چشتی غریب نواز رحمہ اللہ تعالیٰ ہوں وہ محبوب الٰہی جن کو بارگاہ رسالت سے [illegible] کا خطاب ملا [illegible] سے چند روز پہلے [illegible] فرمایا [illegible]

[illegible] جن کے [illegible] محمد [illegible] مشتاق [illegible]
یا خوش [illegible]

جن کے مرید صادق حضرت امیر خسرو [illegible] اپنے پیر و مرشد برحق حضرت محبوب الٰہی [illegible] سے [illegible] محبت میں [illegible]

نمی دانم چہ منزل بود شب جائے کہ من بودم
بہر سو رقص بسمل بود شب جائے کہ من بودم
پری پیکر نگارے سرو قدے لالہ رخسارے
سراپا آفت دل بود شب جائے کہ من بودم
خدا خود میر مجلس بود اندر لامکاں خسرو
محمد شمع محفل بود شب جائے کہ من بودم

یہاں [illegible] یقیناً محبوب الٰہی ہو گئے [illegible] یقیناً محبوب الٰہی ہو گئے [illegible] حضرت محبوب الٰہی سے [illegible] اقبال [illegible] خوش [illegible] محبت سے [illegible] ہوتے ہیں [illegible] ہوتے ہیں اقبال کی

Marfat.com

اپنی مشکلات محبوب الٰہی سے کہتے ہیں جو ان کے دربار میں حاضر ہوتے اور فیض یاب ہوتے۔ اقبال نے اپنی شہرہ آفاق تصنیف "بانگ درا" میں "التجائے مسافر" کے نام سے ایک طویل نظم تحریر کی ہے جس میں حضرت محبوب الٰہی کو منظوم خراج تحسین پیش کیا ہے اور حضرت محبوب الٰہی کی بزرگی کے کمالات بیان کیے ہیں۔

حضرت محبوب الٰہی سراپا عشق و محبت ہیں۔ عشق و محبت کی یہ کرنیں آج بھی آپ کی قبر شریف سے اہل محبت کے قلوب کو منور کرتی ہیں۔ اقبال کہتے ہیں کہ:

ستارے عشق کے تیری کشش سے ہیں قائم

نظام مہر کی صورت نظام ہے تیرا

حضرت محبوب الٰہی کی محبت سے دل کی دنیا بدل جاتی ہے۔ حیات ظاہری میں ان کی زیارت دلوں کی زندگی ہے اور بعد وصال قبر شریف کی زیارت بھی دلوں کی زندگی ہے۔ اقبال نے خوب کہا ہے۔

تری لحد کی زیارت ہے زندگی دل کی

اقبال نے حضرت محبوب الٰہی کو جو منظوم خراج تحسین پیش کیا ہے وہ اہل عشق و محبت اور اہل علم و دانش کے مطالعہ کے لیے پیش کیا جا رہا ہے۔

Marfat.com

(۹)

التجائے مسافر

از

ڈاکٹر محمد اقبال

بحضور حضرت محبوب الٰہی علیہ الرحمہ
(درگاہ حضرت نظام الدین اولیاء دہلی)

فرشتے پڑھتے ہیں جس کو وہ نام ہے تیرا
بڑی جناب تری، فیض عام ہے تیرا
ستارے عشق کے تیری کشش سے ہیں قائم
نظام مہر کی صورت نظام ہے تیرا
نہاں ہے تیری محبت میں رنگ محبوبی
بڑی ہے شان، بڑا احترام ہے تیرا
اگر سیاہ دلم، داغ لالہ زار تو ام
وگر کشادہ جبینم، گل بہار تو ام
چمن کو چھوڑ کے نکلا ہوں مثل نکہت گل
ہوا ہے صبر کا منظور امتحاں مجھ کو
چلی ہے لے کے وطن کے نگار خانے سے
شراب علم کی لذت کشاں کشاں مجھ کو
نظر ہے ابر کرم پر، درخت صحرا ہوں

Marfat.com

کیا خدا نے نہ محتاج باغباں مجھ کو
فلک نشیں صفت مہر کیوں زمانے میں
تری دعا سے عطا ہو وہ نردباں مجھ کو
مقام جس کے سفروں سے ہو اس قدر آگے
کہ سمجھے منزل مقصود کارواں مجھ کو
مری زبان قلم سے کسی کا دل نہ دکھے
کسی سے شکوہ نہ ہو زیر آسماں مجھ کو
دلوں کو چاک کرے مثل شانہ جس کا اثر
تری جناب سے ایسی ملے فغاں مجھ کو
بنایا تھا جسے چن چن کے خار و خس میں نے
چمن میں پھر نظر آئے وہ آشیاں مجھ کو
پھر آ رہیں قدم مادر و پدر جنتیں
بنایا جنھوں نے محبت کا رازداں مجھ کو
وہ شیخ پیر شاہ دین مرتضوی
رہے کا مثل حرم جس کا آستاں مجھ کو
نہیں ہے اس کے سوا میری آرزو کوئی
بنا لیں اس کی مروت نے قدرداں مجھ کو
دعا یہ ہے کہ خداوند آسمان و زمیں
کرے پھر اس کی زیارت سے شادماں مجھ کو

Marfat.com

وہ میرا یوسف ثانی، وہ شمع محفل عشق
ہوئی ہے جس کی اخوت قرار جاں مجھ کو
جلا کے جس کی محبت نے دفتر من و تو
ہوائے عیش میں پالا، کیا جواں مجھ کو
ریاض دہر میں مانند گل رہے خنداں
کہ ہے عزیز تر از جاں وہ جان جاں مجھ کو
شگفتہ ہو کے کلی دل کی پھول ہو جائے!
یہ التجائے مسافر قبول ہو جائے!

(کلیات اقبال بانگ درا ص ۱۵۰ تا ۱۵۲ مطبوعہ [illegible] ۱۹۹۹ء)

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com